اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

(سورۃ الاحزاب)

" اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ "

اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ ......

(الاعراف)

باحوال الصحابۃ وغیرھم

مصنفہ: اَلنِّبْرَاسُ

بہاول پور

Back Title

جملہ حقوق محفوظ بحق النبراس

استعیذ بللہ ... و بسم اللہ ...٥

ہدیہ بحضرت

الامام الاعظم سید نا ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

و

تحفہ بحضرت

ہندالولی سیدنا معین الدین الحسن الاجمیری
رضی اللہ عنہ

الحمد للہ والصلوۃ علی النبی الامی رسول اللہ

قدترکت فیکم ما،لن تضلوابعدی،ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ (ضیأالنبی،حج)

اللہ کی کتاب تمہارے درمیان چھوڑی ہے جب تک اس سے چمٹے رہو گے بالکل نہ بھٹکو گے

الحدیث

حضرت الشیخ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سورت الاعراف کے اپنے تفیسری حاشیہ میں آیہ نمر ۱۵۷ پر لکھا :

"حضرت کو پہلی کتابوں میں نبی امی بتایا گیا".

چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے النبی الامی عرف ہو یا لقب، اور ایسے کلمہ کا ترجمہ کرنے کی بجائے وہ لفظ خود لکھا اور بولا جاتا ہے جو کہ عرف وغیرہ ہو۔

ابوالکلام آزاد نے رسول رحمت کے باب:۳ میں :حقیقت محمدیہ: کے تحت لکھا:
اسی لیے شیخ اکبر و جیلی نے اس کو (یعنی حقیقت محمدیہ کو) حقیقت الاسمائیہ اور لوح محفوظ سے بھی تعبیر کیا۔

یہ تسلیم کرلیا گیا کہ النبی الامی تمام حقیقتوں کی اصل، تمام علوم کا مجمع ومنبع ہیں ۔

(النبراس)

۷۸۶

السابق

استفسار:

ہمارے ہاں جو الفاظ، مفاہیم،عنوانات اور مضامین بکثرت ہیں،

آیا وہ صحیح ہیں؟

اگر ہاں!تو کس حد تک؟

کہیں ہم غلط تو نہیں؟

اگر ہاں تو کیسے؟

آیئے، روا روی سے ہٹ کر غور و فکر کے عالم میں سفر کی ابتداء کریں۔حقیقت کی منزل کو پانے کیلئے جستجو کی راہ چلیں اللہ ہمارے ساتھ ہو آمین۔

بجاہ النبی الامی ﷺ

ہم جو کچھ سمجھنا اور سمجھانا چاہتے ہیں اسکے لیے الفاظ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ الفاظ سے پوری آگاہی نہ ہونے کی صورت میں بات کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔ الفاظ کے لغوی معانی کے ساتھ انکے مستعمل معانی کو بھی ذہن میں رکھنا اہم ہوتا ہے۔ بعض الفاظ صرف اس صورت میں صحیح مفہوم دے سکتے ہیں جب انکا پس منظر واضح ہو۔ قول قائل کی درست فہم صرف اس قائل کے منشاءِ کلام کو جاننے سے میسر آتی ہے۔ ورنہ جو کچھ بھی سمجھا جائے گا وہ انسان کے اپنے ذہن کی فہم تو ہو سکتی ہے، قائل کی مراد نہیں۔ یہ اس لیے کہ قول غیر مصرح کی تأویل ہمیشہ کارآمد نہیں ہوتی بلکہ تفسیر لازمی ہوتی ہے جو صرف قائل کی طرف سے ہوتی ہے۔

اہل علم و دیانت جانتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے یا حدیث سے ممکن ہے۔ تفسیر کی عمدہ ترین وضاحت کے لیے بہت سارے معاون ذرائع درکار ہوتے ہیں۔ جن کی مدد سے انسان درست نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور یہ ذرائع معاشرہ میں موجود لوگوں کے اقوال و افعال کے ساتھ ساتھ پیش آمدہ وقائع بھی ہوتے ہیں۔

مندرجہ تمام بنیادوں کی مدد حاصل کرتے ہوئے کلمہ "النبی" اور کلمہ "الامی" کے صحیح تعارف کی یہ ایک کاوش ہے جس کے لیے اللہ قاضی الحاجاۃ سے مدد درکار ہے، اسلاف کی برکات کی امید ہے۔

اسکا یہ فائدہ ہے کہ کلمہ النبی اور کلمہ الامی کے ابتدائی تعارف کے ذریعے

مضمون کے عنوان کو سمجھا جا سکتا ہے اور قاری مطالعہ کرتے ہوے جب بتدریج آگے بڑھتا جایگا مقصود کا حصول آسان ہوتا چلا جایگا۔ انشاءاللہ ثم شاءمحمد (جل شانہ وصلی اللہ علیہ والہ وسلم) الم راس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التعارف:

النبئُی و النبیُ FN:1 = بر بنا ءالہام الٰہی غیب کی باتیں بتانے والا۔

(المنجد اردو از دارالاشاعت کراچی)

یہ کلمہ مشتق ہے النبوءَۃ اور النبوُّۃ سے۔

(المنجد FN:2)

لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ النبیُ یعنی نبیُ اللہ ہیں نہ کہ نبئُی اللہ
النبراس

نبی :النبوۃ ماخوذۃ من النباء بمعنیٰ الخبرای اطلعہ اللہ علی الغیب ۔(مواہب للقسطلانی)

الرسول = یقال تارۃ لمتحمل القول والرسالۃ۔ وتارۃ یرادبھا الانبیاء ۔۔ (جیسا کہ فرمایا:(وما محمد الا رسول۔النبراس)

(مفردات امام راغب)

ترجمہ:رسول کبھی تو (زبانی) پیغام لانے والے کو اور کبھی (تحریری) پیغام پہنچانے والے کو کہا جاتا ہے۔۔اور کبھی اس سے مراد انبیاء ہوتے ہیں۔

[(جیسے کہ فرمایا) اور نہیں محمد مگر رسول (یعنی نبی)۔]

لفظ رسول اللہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کے لیے اس قدر مشہور ہے کہ یہ کلمہ ترقی کر کے بجائے علم کے ہو گیا ہے۔ العبر اس

۱۔ الأُمِّـــيُّ: اَن پڑھ، بے پڑھا لکھا۔ (المنجد اردو از دار الاشاعت کراچی)

۲۔ الامیُّون: FN:3 ۔قال الفراء هم العرب الذين لم يكن لهم كتاب۔ (المفردات امام راغب)

ترجمہ: امیون کے بارے میں امام فراء نے کہا یہ عرب لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کے ہاں کوئی کتاب مروج نہ تھی۔ (نہ منزل من السماء نہ ہی کوئی اور اس پر کلام اللہ بھی صراحت سے دلالت کرتا ہے، کما قال: ليس علينا في الاميين سبيل۔ آل عمران: ۷۵۔) العبر اس

(ترجمہ: امیوں کے بارہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔)

یہ اہل کتاب کا قول ہے۔ اس میں انھوں نے غیر اہل کتاب یعنی عرب کو امی کہا۔ (العبر اس) چنانچہ:

۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا "میں امی نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (احمد و ابن کثیر)

۴۔ الامی :۔ منسوب الى الامة الذين لم يكتبوا لمكونه على

عادتهم۔

ترجمہ: آپ ﷺ کو نہ لکھنے والوں کی طرف منسوب اس لیے کیا گیا کہ آپ ﷺ انہیں کی طرح نہ لکھنے والے تھے۔ (المفردات)

۵۔ الامی: سمی لذلک لانہ لم یکن یکتب ولا یقرأ من کتاب۔

ترجمہ: امی اسی لیے اُن کا نام رکھا گیا کہ انہوں نے کبھی نہ تو کچھ لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی کتاب پڑھی۔

٦۔امام الزجاج کا کہنا ہے کہ: امی جوامت عرب کی صفت پر ہو۔ نہ لکھنے پڑھنے کی صفت پر ہونے کے سبب دیگر امتوں سے جدا تھے۔

(دائرۃ معارف اسلامیہ)

۷۔اکثر علماء نے کہا: امیون اہل عرب تھے۔FN:4 ایضا

۸۔بعض علماء نے کہا: امی "ام" کی طرف منسوب ہے یعنی وہ شخص جو سایہ والد سے محرومی کی بنا پر علم وفن سے محروم رہا۔ (یعنی ماں نے اسکی تعلیم کا انتظام نہ کیا)۔ امی کا یہ معنی مجازی ہے۔FN:5 (دائرہ معارف اسلامیہ)

۹۔ابن کتیبہ نے کہا:۔۔۔ ھم یجدونک امیافی کتبھم۔

ترجمہ: وہ (یعنی اہل کتابFN:6) مذکور پاتے ہیں آپ ﷺ کو (لفظ) امی کے ساتھ اپنی کتابوں میں۔

اور :کانوا یقولون:اللہم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی یعنی یہود دعاء مانگا کرتے تھے اے اللہ ہمیں فتح یاب فرما اور ہماری مدد فرما النبی الامی کے ذریعے۔(غریب القرآن میں زیر آیت یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورات اور تفسیر کبیر میں یہی قول زیر آیت یستفتحون علیٰ الذین کفرو)[ترجمہ: تفسیر غریب القرآن میں ہے (پاتے ہیں اُسے لکھا ہوا اپنے ہاں تورات اور انجیل میں ..) اور تفسیر کبیر میں (فتح مانگتے ہیں کافروں پر..) کہا کرتے تھے اے اللہ فتح دے ہمیں اور مدد کر ہماری النبی الامی کے ذریعہ۔]

۱۰۔امی : [وہ عالم جس نے بغیر کسب ومحنت (عمل وفعل) کے علم پایا ہو] ۔۔چناچہ امی ہونا" آپکے" حق میں صفت (خوبی) ہے جو دوسرں کے حق میں نہیں [(از تفسیر روح المعانی) کیوں کہ بغیر کسب آپ ﷺ ہی صاحب العلم ہیں جو آپ ﷺ کا تشخص ہے۔]

۱۱۔بعض مستشرقین FN:8 نے کہا: امی سے مراد (Gentile) یعنی غیر یہودی ہے۔ (دائرۃ)

۱۲۔ ۔۔۔" نبی " مژدہ نجات وفلاح سنانے والے کو اور " امی " عرب یعنی غیر اہل کتاب کو کہا گیا۔ (غریب القرآن)

۱۳۔ امی۔۔ فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا ، نافرمانوں کو ڈرانے والا اورامیوں یعنی اہل عرب کیلئے؛ جوحضورﷺ کی قوم تھی۔۔۔

(مدارج النبوۃ ج:1 تحت عنوان "قرآن پاک میں مذکورصفات")

۱۴۔کونہ امیا قال الزجاج معنی الامی الذی ھو علی صفت امۃ العرب ۔قال ﷺ: انا امۃ امیۃلا نکتب ولا نحسب ۔۔ فالعرب FN:9 اکثرھم ما کانوایکتبون ولا یقرؤن والنبی ﷺ کان کذالک ۔

ترجمہ: آپﷺ کے امی ہونے کے بارے میں زجاج نے کہا: امی کا معنی ہے وہ جو اہل عرب کی صفت کے مطابق ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم لوگ امی قوم ہیں، نہ ہمارے ہاں لکھنے کارواج ہے اور نہ ہی کھاتوں کے حساب کتاب کا۔۔ چناچہ اہل عرب کی اکثریت FN:10 نہ تو (کتابیں) لکھنے والی تھی نہ کوئی کتاب پڑھنے والی۔اور ہمارے نبی مکرم بھی ایسے ہی ہیں۔

[جیسا کے اللہ تبارک نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا:" ما اتیناھم من کتب یدرسونھا ۔۔سبا: ۴۴(العبراس)]

نکتہ

عَلَم ہو،عرف ہو،کنیت ہو، خطاب ہو یا لقب وغیرہ جب کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو ان مذکورہ اسماء کا ترجمہ کرنے کی بجائے یہی لفظ ادا

کیے جاتے ہیں مثلا محمد .یعقوب .ابوالبشر اور رسول وغیرہ یہی اصول نبی اور امی کے بارہ میں بھی نافذ ہونا چاہیے ۔البتہ اگر اس کلمہ کا تعارف (سمجھانے کے لیے) کرایا جائے تو ترجمہ کرنا مناسب ہوگا۔مگر الگ سے نہ کہ عبارت کے ترجمہ میں ہی۔

توجہ!

ان ہر دو کلمہ کے تعارف سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے سوائے علام الغیوب کے کسی ملک ,انس وجن سے اور نہ ہی کسی کتاب سے اکتساب علم کیا اور آپ ﷺ کو علم میں وہ مرتبہ حاصل ہے جو مظہر ذات و صفات الہی کو ہونا چاہیے۔ نبی اللہ ﷺ اللہ تبارک کی ذات وصفات پر دلیل ہیں۔ چناچہ النبی الامی کا مطلع علی الغیب ہونا ان کے نبی اللہ ہونے کی واضح وقطعی دلیل ہے " جو آپکا عظیم معجزہ ہے "۔اور معجزہ نبی کی نبوت پر دلیل ہوتا ہے چناچہ حضرت امام فخر الدین رازی سنی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں

(i)تحت آیت وعداللہ الذین آمنو وعملو الصالحات لیستخلفنھم فی الارض ۔۔۔(سورۃالنور) لکھا:دلت الایة علی صحت نبوت محمد ﷺ لانہ اخبر عن الغیب فی قولہ تعالی لیستخلفنھم فی الارض ۔۔ و قد وجد ھذا الخبر موافقا للمخبر. و

FN:11 مثل هذا الخبر معجزة والمعجزة دليل الصدق فدل علی صدق محمد ﷺ (ii) اور تحت آیۃ سیقول السفهاء من الناس ۔انه ﷺ اذا اخبر ذالک قبل وقوعه کان هذا اخبار عن الغیب فیکون معجزا۔

ترجمہ :اعمال صالحہ کرنے والے مسلمانوں سے اللہ تبارک تعالی نے وعدہ فرمایا کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیں گے۔۔۔یہ آیت حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کیونکہ یقیناً آپ نے اللہ تعالی کے قول لیستخلفنهم فی الارض میں غیب کی خبر دی۔۔۔اور بے شک یہ خبر دینے والے کے موافق ثابت ہوئی۔اس طرح کی خبر معجزہ ہوتی ہے اور معجزہ سچے ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔چنانچہ یہ حضرت محمد ﷺ کے سچ پر دلیل بنی۔اور سیقول السفهاء من الناس کے تحت لکھا بے شک آپ ﷺ نے واقع ہونے سے پہلے خبر دے دی تو یہ اخبار عن الغیب معجزہ ہوا۔

(iii) اشعۃ اللمعات میں امام مالک سے مرسلا روایت ہے کہ :چوں مشاہدہ کرد ابو بکر این معجزہ را کہ خبر از غیب بود گفت اشهد انک رسول اللہ۔اور موطا میں ہے:"فاخبر بلال رسول الله مثل الذی اخبر رسول الله ابا

بکر ،فقال ابوبکر اشہد انک رسول اللہ۔

سہولت مطالعہ

اس دلیل کا تفصیلی مطالعہ آپ ﷺ کی زندگی کے چند واقعات کے ذریعہ کیا جائے تو ایمان بالنبی الا می مبر ھن ہو جائے گا۔یہ بات ذہن میں رہے کہ کتب احادیث، تاریخ، سیرت ومواعظ میں بہت سارے واقعات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ غیر مسلم لوگ النبی الامی سے غیب کی باتیں سن کر واشگاف الفاظ میں اظہار کرتے تھے کہ یہ خفیہ باتوں کی خبر دینے والا سوائے نبی کے کوئی اور نہیں ہو سکتا۔اس طرح وہ لوگ ایمان لا کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔"النبی الامی " کی توضیح کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کے لیے راہ ہدایت چلنا آسان ہو جائے۔

البراھین العدیدہ:

برھان ا۔قال (الرسول) سمع اللہ لمن حمدہ ۔قال رجل ورائہ:ربنا و لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔قال ﷺ (بعد الانقطاع) من المتکلم...(و)قال رئیت بضعۃ و ثلثین ملکا...FN:12

ترجمہ:رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سمع اللہ۔۔کہا تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک صحابی نے پڑھا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا:۔۔۔تو اس پر بعد از نماز حضور

نے پوچھا یہ کہنے والا کون؟۔۔۔(اور) کہا میں نے دیکھا کہ تیس سے زائد فرشتے یہ کلمات لکھنے کو بڑھے کہ کون ان میں سے پہلے لکھ لے۔ FN:13

اس حدیث میں حضور نے غیب کی تین باتیں ذکر فرمائیں۔

(i) فرشتوں کو دیکھنا جو کہ مخلوق غیب ہیں،

(ii) ان کی تعداد تیس سے زائد تھی،

(iii) ان کی قلبی حالت سے آگاہی کہ کون پہلے لکھے۔

برھان:۲۔۔ سیغلبون فی بضع سنین FN14(الروم :2)

ترجمہ: (رومی) عنقریب (ایرانیوں پر) غالب آجائیں گے چند سالوں میں۔

تفسیر الآیۃ: الملھم الوقت مع ان المعجزۃ فی تعین الوقت اتم: فنقول ،السنۃ والشھر والیوم والوقت کلھا معلومۃ عند اللہ تعالی و بینھاالنبیہ ۔ولما وردت الآیۃ ذکر ابو بکر ۔وانکر ابی بن خلف وغیرہ۔۔۔فزاید فی الابل ومادہ فی الاجل فجعلا القلائص مائۃ والاجل سبعا۔وھذا یدل علی علم النبی ﷺ ۔بوقت الغلبہ (الکبیر)

ترجمہ: تنبیہ ہے کہ وقت مقررہ کا بتانا ہی معجزہ ہے اور وقت مقررہ کی تعیین معجزہ کا حتمی ثبوت ہے۔تو ہم کہتے ہیں کہ مقررہ سال، مہینہ اور دن و وقت، یہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم تھے اور آپ نے اپنے نبی کو واضح طور پر بتائے

تھے۔۔ جب یہ آیت آئی تو اسکا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفار سے کیا۔۔تو ابی بن خلف وغیرہ نے اسکو رد کیا۔۔تو حضور ﷺ کے مشورہ سے حضرت ابوبکرؓ نے اونٹوں کی تعداد بڑھا کر سو کر دی اور پیش گوئی پورا ہونے کی مدت بڑھا کر سات سال کر دی۔ یہ اس بات پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کو رومیوں کے غلبہ اور مسلمانوں کی فتح کے وقت کا علم تھا۔

توجہ: شاہ ایران ملک روم کو فتح کر چکا تھا جس زمانہ میں مکہ میں قریش نے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ ایرانی قوی تھے اور رومی کمزور۔ اسطرح عرب میں کفار قوی تھے اور مسلمان کمزور۔ ایسے میں قرآنی پیش گوئی آئی کہ چند سالوں میں رومی غالب اور ایرانی مغلوب ہو جائیں گے اور اسی دن اللہ کی نصرت سے مسلمانوں کو فرحت حاصل ہو گی۔تو اس آیت پر کفار ہنس دیے۔ صدیق اکبر نے ابی بن خلف سے معاملہ طے کر لیا تو بعد میں النبی الامی ﷺ نے فرمایا اونٹ بڑھا کر سو اور مدت بڑھا کر سات سال کر دو۔ چنانچہ یہی ہوا جس دن رومی ایرانیوں پر غالب آئے اسی دن قوم رسول امی نے مشرکین پر بدر میں فتح پائی۔ امام رازی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو سال، مہینہ، دن اور وقت کا علم دیا تھا۔ (اور یہ غیب کی خبر النبی الامی کے رسول برحق ہونے پر واضح برھان ہے۔)

برھان :۳۔۔۔النبی الامی ﷺ نے فرمایا:عمیر دیکھو!تم اور صفوان مکہ سے باہر ویرانہ میں گئے۔تیرا قرض اور کنبہ کا خرچ صفوان نے اپنے ذمہ لیا۔ تو نے میرے قتل کا وعدہ کیا۔تو اسی ارادہ سے آیا ہے۔تو نے یہ گمان نہ کیا کہ میرا محافظ اللہ ہے۔عمیر حیران رہ گیا!اور بولا،"میرا دل مان گیا کہ آپ یقیناً اللہ کے نبی ہیں کیوں کہ غیب کی خبر نبی ہی دے سکتا ہے۔(الحدیث)

برھان :۴۔۔۔حضرت ذوالبجادین FN:15 سے فرمایا،"درخت کی چھال لاؤ "وہ لائے تو انکے بازو پر باندھ دی اور فرمایا"الٰہی میں کفار پر اسکا خون حرام کرتا ہوں۔ذوالبجادین بولے میں تو شہادت کا طالب ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا،"جب غزوہ کی نیت سے نکلو گے اور بخار میں مبتلا ہو کر وفات پاؤ گے یہ شہادت ہی ہوگی"۔چناچہ وہ تبوک میں بسبب بخار شہید ہوئے۔(مدارج النبوۃ)

برھان :۵۔۔۔(i) سورۃ النصر کے نزول پر آپکو معلوم ہوگیا کہ یوم وصال قریب ہے۔(طبرانی) (ii) حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ میں فوت ہونے والا ہوں تو وہ رو دیں۔پھر بتایا کہ میرے اہل میں سب سے اول آپ ہی نبی پاک سے جاملیں گی تو وہ ہنس دیں۔(iii) نیز یہ بھی بتایا کہ ازواج مطہرات میں سے سب سے اول وہ زوجہ محترمہ آپ سے جاملیں گی جن کے ہاتھ زیادہ لمبے ہونگے۔بعد وفات نبی ازواج

مطہرات اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے ماپتیں کہ کس کے لمبے ہیں۔یعنی اُن کو آپ کی غیب دانی پر ایمان تھا۔(iv) حجۃ الوداع میں بتا دیا تھا کہ آیندہ ہم تمہارے ساتھ یہاں نہ آینگے۔

برھان:۶۔۔۔ آپنے آخری دنوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰیعنھا کے گھر کو اختیار فرمایا اور بتا دیا تھا کہ اللہ کے نبی کی وفات اسکی جائے دفن پر ہوتی ہے۔FN:16 (بخاری شریف)

برھان:۷۔۔۔ لوگو! میں تم سے آگے جا کر تمھارے متعلق گواہی دینے والا اور اپنے حوض کو یہیں سے دیکھنے والا ہوں۔ (البخاری)

برھان:۸۔۔۔حضرت عروۃ بن مسعود الثقفیؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا تجھے تیری قوم قتل کردیگی۔ چناچہ یہی ہوا کہ وہ بالا خانہ پر تھے کہ ایک ثقفی نے تیر مار کرانہیں شہید کردیا۔

برھان:۹۔۔۔ بنوعذرہ سے فرمایا تھا کہ تھوڑا عرصہ بعد ملک شام کو مسلمان فتح کرلیں گے اور ہرقل وہاں سے نکل جائے گا۔

برھان:۱۰۔۔۔ ہرقل شاہ روم نے آپکی خدمت میں لکھ بھیجا تھا کہ وہ ایمان لے آیا ہے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اُس نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ دشمن خدا ہے۔اپنی نصرانیت پر برقرار ہے۔ (مسند امام احمد)

برھان:۱۱۔۔۔ وفد غامد نے مدینہ سے باہر پڑاؤ کیا اور ایک لڑکے کو وہاں نگراں چھوڑ کر آنحضور کے حضور حاضر ہوئے۔ان اہل وفد کو آنحضور نے خبر دی کہ تمھارے پڑاؤ میں ایک چور ایک زنبیل چرا کے بھاگا ہے۔اسکا تعاقب اس لڑکے نے کیا ہے اور زنبیل چور سے چھین لی ہے۔اہل وفد نے یہ خبر عن الغیب پا کر باہم کہا ہمیں حضور نے غائبانہ خبر دی ہے(جسکی تصدیق بعد میں ہوئی)۔آپ کی خواہش ہے کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں۔لہذا وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ (مدارج)

برھان:۱۲۔۔۔فرمان خداوندی،"ماادری مایفعل بی ولا بکم" (القرآن) کا مفہوم جو کچھ کہ لوگ بتاتے پھرتے ہیں اسکی قلعی مندرجہ ذیل حدیث سے بھی کھل جاتی ہے۔

حدیث: حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو النبی الامی ﷺ نے بشارت دی کہ وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ FN:17 (مدارج ورحمتہ اللعالمین FN:18)

برھان:۱۳۔۔۔ عدی بن حاتم (جو اس وقت غیر مسلم تھے) کو جب آپ نے بتایا کہ وہ اپنی قوم سے غنیمت اور پیداوار سے چوتھائی حصہ وصول کیا کرتے ہیں (حالانکہ انکے دین میں تو یہ ناجائز تھا۔) عدی کہتے ہیں،"میں

نے دل میں کہا کہ یہ شخص تو سب کچھ جانتا ہے، اس سے کچھ چھپا نہیں۔ یہ یقیناً نبی اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے عدی کو یہ بھی بتایا تھا کہ عنقریب مسلمانوں کو اتنا مال و دولت ملنے والا ہے کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ "واللہ وہ وقت قریب ہے جب تو سن لیگا کہ سفید محل مسلمان نے فتح کرلیا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ایک عورت قادسیہ سے بغیر محافظوں کے مکہ مکرمہ اکیلی حج کو آئے گی اسے سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہ ہوگا"۔ عدی فرماتے ہیں کہ یہ تمام غیبی خبریں سچ واقع ہوتی میں نے دیکھ لیں۔ (طبری، مدارج)

برھان :۱۴۔۔۔ قاضی سلمان منصور پوری FN:19 اپنی تصنیف رحمتہ للعلمین میں FN:20 رقم طراز ہیں: " ناظرین نبی ﷺ کے نامہ مبارک کے الفاظ اسلم تسلم پر غور کریں جس میں درج تھا کہ اگر تو مسلمان ہو جائیگا تب سلامت رہیگا۔ یہ تہدید نہ تھی بلکہ "اخبار عن الغیب تھی"۔ FN:21

برھان :۱۵۔۔ شیبہ حنین میں آپ ﷺ کے قریب آئے تاکہ آپکو قتل کرسکیں اس وقت حضور ﷺ نے شیبہ سے فرمایا: قریب آؤ، وہ آئے تو آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مار کر دعا دی تو ان کا باطن بدل گیا۔ پھر فرمایا: "جو تمھارے دل میں تھا اس سے وہ بہتر ہے جو اللہ تبارک تعالیٰ نے تمھارے لئے چاہا۔ حضرت شیبہ کہتے ہیں جو کچھ کہ میرے دل میں تھا حضور ﷺ نے مجھے بتادیا تو

میں پکار اٹھا، "اشہد انک رسول اللہ" تب شیبہؓ نے دعاءِ مغفرت چاہی تو معاف فرمایا" اللہ نے تجھے بخش دیا ہے" (مدارج النبوۃ)

تتمۃ:

سوال لاجواب:

(صلی اللہ علی النبی الامی والہ وصحبہ و بارك وسلم)

وہ شخص محترم جسکو کسی نے کسی کے پاس کبھی پڑھنا سیکھتے ہوئے نہ دیکھا ہو، جسکے پاس کبھی بھی کوئی کتاب رہی نہ ہی اسکے آباء کے پاس۔ وہ خود بھی امی تھا اور اسکے آباء بھی، نہ صرف اتنا بلکہ اسکی پوری قوم امی تھی۔ یعنی قریش جنکے ہاں کوئی کتاب نہ تھی کہ وہ پڑھتے؛ نہ ہی منزل من السماء اور نہ ہی مخلوق کی تیار کردہ۔ صرف وہ ہی نہیں بلکہ تقریبا پورا ملک ہی ایسا تھا۔ تو اس مکرم انسان کا لاتعداد امور غیبیہ پر مطلع کرنا اسکے غیب دان ہونے پر دلیل نہیں؟ جس کے لیے اخبار عن الغیب معجزہ تھا۔ مغیبات کی دوسروں کو خبر دینا اسکی نبوت کی دلیل تھی، غیب کی باتیں بتا کر لوگوں کو مومن بناتا رہا اسکی غیب دانی کو اسکے نبی ہونے کی حتمی دلیل مانا گیا۔۔ غیب سے اوروں کو آگاہ کرنے کو اسکے رب۔ اللہ تبارک۔۔ نے اسکے نبی برحق ہونے کی برھان بنایا اسے مخبر عن الغیب ماننا، اسے نبی ماننا ہوا؟ اسکا یہ وصف حجۃ علی الغیر تسلیم کیا

جانا چاہئے!

جس کو دیا، جو کچھ دیا، جتنا دیا اللہ ہی نے دیا۔ علم الشھادہ ہو، علم الغیب ہو سب اللہ ہی نے دیا۔ جتنا چاہا دیا، کتنا دیا؟ یہ اللہ پاک کو اور رسول پاک کو علم ہے۔ البتہ اتنا ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ اوروں کو دیا ہمارے آقا ﷺ کو دیا اوروں سے بھی بڑھ کر دیا اور اُس کے علاوہ بھی بہت کچھ دیا۔ گویا کہ یہ کہہ سکتے ہو کہ سب کچھ دیا۔ چہ خوب فرمود شیخ احمد رضا:

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

کیونکہ علمہ علوما ما احتوٰی علیہ العلم الا علی وما استطاع علیٰ احاطتہا اللوح الاوفی لم یلد الدھر مثلہ من الازل ولم یولد الی الابد فلیس لہ من فی السمٰوٰت والارض کفوا احد۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم دیے جو العلم الاعلیٰ پر بھی حاوی ہیں اور اُس کا لوح بھی احاطہ نہیں کرسکتی۔ زمانے میں آپ سا کبھی نہ پیدا ہوا اور نہ ہی کبھی پیدا ہوگا۔ چنانچہ کوئی بھی نہیں آسمانوں اور زمینوں میں آپ کی برابری کرنے والا۔ (خطبہ حواشی میر زاہد از بحر العلوم عبد الحی لکھنوی)

نیز: العبد ینتقل فی الاحوال حتیٰ یصیر الی نعت الروحانیہ فیعلم الغیب۔

ترجمہ: خاص بندہ منتقل ہوتا ہے کئی حالتوں میں حتیٰ کہ روحانی خوبیوں تک پہنچتا ہے تو غیب معلوم کر لیتا ہے۔

نیز: یطلع العبد علی حقائق الاشیاء و یتجلٰی له الغیب و غیب الغیب۔

ترجمہ: خاص بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اُس کے لیے روشن ہو جاتا ہے خاص غیب اور غیب الغیب بھی۔

(حضرت ابو عبداللہ شیرازی سے ملا علی القاری نے مرقاۃ میں لیا۔)

یہ نہ کہا جائے کہ بندہ اس میں مستقل ہے بلکہ کلمہ عبد ہی دلالت کر رہا ہے کہ انسان عبادت الٰہی میں فیض الٰہی سے یہ مقام پا لیتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبد القادر دہلوی کی موضح القرآن میں زیر آیت قال الذی عندہ علم من الکتاب ... النمل: ۴۰۔ لکھا اُس کے پاس ایک علم تھا کتاب کا یعنی اللہ کے اسماء کا اور کلام کی تاثیر کا .... یہ ثابت ہوا کہ اللہ بندوں کو علم عطا فرما دیتے ہیں اور بندہ اُس سے کام لیتا ہے تو اپنے اختیار سے لیتا ہے۔

اللہ تبارک تعالٰی نے خلق سے تعلق رکھنے والا علم غیب بلا تحدید انبیاء وغیرہ کو دیا۔ سید الخلق کے بارہ میں حدیث ہے: فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدی، فعلمت مافی السموات والارض۔ {ترجمہ: (معراج کے موقع پر اللہ لیس کمثلہ شئ نے) اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی تو میں نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُس کا علم پا

لیا۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنی صفات سے تعلق رکھنے والا بھی دیا۔ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس بارہ میں دوسروں سے ممتاز ہیں کہ انہیں سب کچھ عطا فرما دیا۔ اور فرمایا:فاوحی الی عبدہ ما اوحی (النجم)۔رہا وہ علم غیب جو ذات واجب الوجود جل وعلیٰ سے متعلق ہے وہ بھی النبی الامی ﷺ کو عطا فرمایا۔ کتنا؟ یہ دینے والے اور لینے والے کو پتہ ہے نہ کہ ہمیں! ہمیں تو اتنا پتہ ہے کہ ....وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

آیت فلایظہر علیٰ غیبہ احدا الامن ارتضیٰ من رسول (..ترجمہ :اللہ تعالیٰ اپنے خاص علم کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے منتخب رسول کے)میں اُن علوم غیبیہ کی عطا کا ذکر ہے جو خاصہ خداوند عالم کہلاتے ہیں۔اور ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب والکن اللہ یجتبی من رسولہ من یشآء (ترجمہ :اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی علم غیب تم لوگوں کو بتانے کا نہیں مگر یہ کہ وہ اپنے رسولوں میں سے جس کا انتخاب فرمائے) میں بھی انہی علوم غیب کی عطا کا ذکر ہے۔

یہ آیات صریحہ شاہد عدل ہیں کہ عطاء الٰہی کا دعوی حق ہے۔اور جسکو ملا عطا سے۔۔ ہمارے آقا کو ان پر فضیلت ہوئی فضل اللہ سے کہ فرمایا۔۔وکان

فضل اللہ علیک عظیما۔ (القرآن) لہذا:

فامنوا باللہ المعطی ذی الفضل العظیم و رسلہ الذین اعطاہم اللہ بفضلہ العظیم۔ (النمر اس)

ترجمہ: تو فضل عظیم والے اللہ کی عطا پر ایمان لاؤ اور اُس کے اُن رسولوں پر بھی جن کو اپنے فضل عظیم سے عطا فرمایا۔

جن آیات سے علم غیب کا نہ ہونا سمجھا یا جاتا ہے درحقیقت اُن میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی اپنی صلاحیتوں کو کام میں لا کر علم غیب حاصل نہیں کر سکتا۔ درایت ظن اور ادراک ; یہ وہ الفاظ ہیں جو اپنا معنی وہاں دیتے ہیں جہاں عقل کو استعمال کر کے کسی چیز کا علم حاصل کیا جاتا ہو۔ اور ان آیتوں کے ذریعے کاہن، جادوگر اور عامل لوگوں سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے۔ اس نفی کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نہ تو کاہن ہیں اور نہ ہی جادوگر وغیرہ، بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ لہذا جو غیب آپ کو حاصل ہے وہ عطاءاللہ یعنی وحی ہے۔ اسی لیے ما ادری مایفعل بی ولا بکم کے ساتھ ان اتبع الا ما یوحیٰ الیی (ترجمہ: مگر میں اتباع کرتا ہوں اُس وحی کی جو مجھے ہوتی ہے) فرمایا گیا ہے جس کو لوگ بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ کیوں کرتے ہیں...؟ ہوشیار رہنا ہوگا تا کہ

ایمان سلامت رہے۔

یہ ساری غیبی خبریں شرعی احکام نہیں ۔تو یہ کہنا کہ قرآن وحدیث میں حضورﷺ کی غیب دانی کا تعلق شرعی احکام سے ہے،غلط ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ انبیاء علیہم السلام کو ملنے والا معجزہ عارضی ہوتا ہے،جس کے اظہار کے لیے انہیں ایسی قدرت حاصل نہیں ہوتی کہ جب چاہیں کہ وہ معجزہ دکھا سکیں۔ بلکہ ہر بار اللہ تبارک اپنے اذن جدید سے اُس کا اظہار کراتے ہیں۔تو جواباً یہ کہا جائے گا کہ قرآنی آیات درج ذیل سے اسکے خلاف علم حاصل ہوتا ہے۔

1:انی اعلم من الله مالاتعلمون (یوسف)

2:انی اجدریح یوسف.. (")

3:ذلکما مما علمنی ربی.. (")

ان ہر سہ آیات میں نسبت فعلیہ اللہ کے نبی کی طرف بتا رہی ہے کہ یہ فعل نبی ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کی ہر مرتبہ ضرورت کا ذکر نہیں جس سے پتہ چلا کہ معجزہ مستقلا عطاء ہوا نہ کہ عارضی طور پر۔

نیز آیت فتبسم ضاحکا من قولها ... بھی یہ تقاضا کر رہی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ صفت سماع حاصل تھی۔یہ تو انبیاء کی نسبت

ہے۔چیونٹی کے بارہ میں بھی دیکھیں کہ قرآن میں آیا ہے قالت نملۃیاایہاالنمل ادخلوا مساکنکم ...(یہ کلام دال علیٰ الاستقلال ان معنی میں ہے کہ چیونٹی میں یہ صلاحیت اللہ سبحانہ نے رکھ دی تھی۔) اسی طرح حدیث قدسی مروی عن الامام البخاری فی الصحیح ...فکنت سمعہ الذی یسمع بہ ... (میں اُس کی صفت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے) یہ حدیث بھی تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالی یہ صفت انہیں عطاء کردیتے ہیں تو وہ اپنی اس صفت کو استعمال کرتے رہتے ہیں(جیسا کہ ،"حکایات اولیاء"میں بکثرت حکایتیں درج ہیں) لہذا یہ نہ کہنا چاہے کہ ایک بار معجزہ دکھا کر پھر وہ معجزہ نئے اذن آنے پر دکھا سکتے ہیں۔جیسا کہ آصف کے بارہ میں موضح القرآن کا حوالہ گزرا (بلکہ انبیاء واولیاء ہمیشہ مشیت ایزدی پر نگاہ رکھتے ہیں۔اگر مشیت ہو کہ دکھائیں تو دکھاتے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کا علم لدنی سلب نہیں ہوا کہ آئندہ ہر بار عطاء نو قرار دیا جائے اس کے بارہ میں ارشاد باری تعالی ہوا:اتینا ہ من لد نا علما۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا معجزہ ماء الزمزم مسلوب نہیں بلکہ جاری ہے۔

وعلم آدم الاسماء کلہا ... یہ جو کچھ علم اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ

السلام کو دیا تھا وہ واپس نہ لے لیا تھا۔ جب وہ علم آپ نے فرشتوں پر ظاہر فرمایا تو پتہ چلا کہ وہ آپ کے ارادہ واختیار میں تھا۔

تفسیری حاشیہ اشرف علی صاحب تھانوی :یعنی تمام موجودات روئے زمین کے اسماءوخواص کا علم دے دیا۔تفسیری حاشیہ نعیم الدین صاحب: اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاءوجملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو اُن کے اسماءوصفات وافعال وخواص واصول علوم وصناعات سب کا علم بطریق الہام عطافرمایا۔

ذالکما منما علمنی ربی .. حاشیہ اشرف علی تھانوی میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ جب یہ میرے معتقد ہیں تو کو دعوت ایمان اول کرنا چاہے اس لیے اول اپنا نبی ہونا ایک معجزہ سے ثابت کیا۔

اس حوالہ سے پتہ چلا نبوت کا اثبات بذریعہ معجزہ غیر مختلف فیہ ہے نیز یہ جو لکھا "اپنا نبی ہونا ایک معجزہ سے ثابت کیا" اس جملہ سے ثابت ہوا کہ معجزہ کو فعل نبی باختیارہ مانتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو بطور معجزہ علم تعبیر الرویا دیا جو اُن کو اختیار اُحاصل رہا۔اور قالت نملتہ ..کے تحت موضح القرآن میں ہے چونٹی کی آواز کوئی نہیں سنتا اُن کو معلوم ہوگئی اور حاشیہ نعیم الدین میں ہے، ہواہر شخص کا کلام

آپ تک پہنچاتی تھی اور واسلنا له عين القطر اور وسخرنا له الريح وغیرہ سے دعوی مدلل ہوا۔

مندرجہ براھین قاطعہ ودلائل ساطعہ سے یہ مسئلہ شمس بازغ کی طرح روشن ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو معجزہ دائمی طور پر ملتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا معجزہ قرآن کریم غیر مسلوب ہے اور موجود بھی۔

آپ کے استعمال کی چیزوں میں آنے والی برکت اُن چیزوں کے موجود رہنے تک اُن میں موجود رہی۔ مثلاً آپ کی وہ چادر جو آپ کو بوقت ضرورت ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے ہدیہ کی تھی اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ سے مانگ لی تھی تا کہ اُس چادر کو اُن صحابی کا کفن بنایا جائے، (کمارواہ بخاری فی صحیحہ) تو پھر آپ کا معجزہ علم غیب کیوں مسلوب قرار دیا جائے وہ معجزہ جو کہ کلمہ، "نبی" کے معنی دیتا ہے اور نبی کی نبوت پر ایسی دلیل ہے جو کہ سبب ایمان بنتی ہے۔ FN:22

مغیبات خمسة

علوم خمسہ بھی آپ کو حاصل ہیں:

ان الله عنده علم السا عة. (ترجمہ، بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت)

قیامت کا علم بھی رب ذوالمنن نے آقا ﷺ کو دیا۔

امام رازی نے آیت فلایظهر علی غیبه احدا ۔ (ترجمہ ۔تو نہیں ظاہر فرماتے وہ یعنی اللہ پاک اپنا غیب کسی پر) کے تحت لکھا، ای وقوع القیامۃ من علم الغیب۔(تفسیر کبیر)تو اسی علم کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا ۔۔ الامن ارتضی من رسول۔ ترجمہ، مگر جس رسول کو چن لیا۔ الجن۔ تو متحقق ہوا کہ حبیب خدا کو علم الساعۃ حاصل ہے۔ ویعلم مافی الارحام (اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے) کے بارہ میں حدیث ہے ،قال رسول اللہ ﷺ تلدفاطمة انشاء الله غلامایکون فی حجرك۔(انشاء اللہ فاطمہ کا بیٹا ہوگا جسے تو پالے گی ۔)مشکوٰۃ، مناقب ۔

۔۔۔ماذا تکسب غدا ۔(کوئی کل کیا کرے گا) کا علم بھی مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ یکون فی حجرك سے ثابت ہوا۔ نیز قال یوم خیبر: لاعطین هذه الراية غدا رجلا يفتح الله على يده. (ضرور دوں گا یہ پرچم کل اسے جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کر دے گا) یہ کسب غد پر نص صریح ہے۔ مشکوٰۃ۔

۔۔۔ بای ارض تموت ۔قال رسول اللهﷺ هذا مصرع فلان يضع يده على الارض ههنا ههنا قال فما ماط احدهم عن موضع يد رسول الله ﷺ۔ مسلم عن انس ،غزوہ بدر۔ (بدر میں نبی پاک نے اپنے ہاتھ سے ان جگہوں کی

نشان دہی کی تھی جہاں کفار نے گر کر مرنا تھا تو انس نے روایت کیا اور کہا: رسول پاک نے فرمایا یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے۔ آپ اپنا ہاتگ جگہ جگہ رکھتے تھے۔ انس نے کہا کوئی بھی کافر ادھر ادھر نہ گرا۔

نیز قال ابو بکر سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما مات نبی الا دفن حیث یقبض (ابو بکر نے فرمایا میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا اللہ کا نبی جہاں دفن ہونا ہو وہیں فوت ہوتا ہے۔ الخصائص الکبرٰی۔ نیز

ہر علم کہ مخصوص بہ اوست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشند۔ (مکتوبات الف ثانی)۔ رہا وینزل الغیث کا معاملہ، وہ تو بادل گویا آپ کے اشارہ کے منتظر رہے۔ ہمیشہ آپ پر سایہ فگن رہے۔ جب ہاتھ اٹھایا برس پڑے، جب انگلی پھرائی ٹل گئے۔ یہ تو ید اللہ کا حسین کرشمہ اختیارات ہوا۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا وعلمناہ من لدنا علما۔ اسکے بارہ میں تفاسیر میں ہے: ہو علم الغیب یہ علم لدنی علم غیب ہے۔ (بیضاوی و روح البیان)، کان رجلا یعلم علم الغیب حضرت خضر وہ شخص تھے جو علم الغیب جانتے تھے (ابن جریر) اور الاخبار بالغیوب یہ غیبوں کی خبر دینا ہے (مدارک)۔ یہ عطاء علم غیب پر قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ دلیل قرآن اور تفسیر سے حاصل ہوئی۔ چنانچہ یہ عقیدہ ایمان ہوا نہ

کہ شرک۔اس آیت مبارکہ کے مضمون کے بارہ میں مزید تسلی کے لیے تفسیر کشاف، بیضاوی اور احمد یہ وغیرہ مفید ہیں۔جن میں خبیر کو بمعنی مخبر لیا ہے۔(کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں) (النبراس)

اگر کہیں اللہ کے سوا سے نفی علم غیب کا ذکر آیا ہے تو وہاں آقا ﷺ مستثنٰی ہیں اور وہاں علم غیب ذاتی کی نفی ہے۔اور درایت وغیرہ کی بجائے وحی کا اثبات ہے۔جیسا کہ دلائل باہرہ سے ثابت ہو چکا۔ایک اور برہان ملاحظہ ہو:

کنت نبیا۔۔۔الحدیث۔ترجمہ:میں اس عالم میں بھی نبی (غیب سے آگاہ کرنے والا) تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ہنوز وجود میں بھی نہ آئے تھے۔کنت نبیا میں ضمیر واحد متکلم برائے ذات محمدی مبتداء اسم کان اور نبیا خبر جو مبتداء میں معنٰی نبوت کا اثبات کر رہی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ذات محمدیہ نہ صرف منصب نبوت پر فائز تھی بلکہ صفت نبوت سے متصف ہونے کے سبب غیب سے باخبر اور خبر دینے والی تھی۔سوچیں کہ یہ وہی غیب تو نہیں جو غیب الغیب ہے؟ ما احسن العلامۃ مقالتہ:

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ جب وجود ابوالبشر نہ تھا سید البشر شان نبوت و رسالت کے ساتھ موجود تھے۔

تنبیہ:

اب جو کوئی اسکی غیب دانی کا انکار کرے اور کرائے، وہ نبوت پر دلیل کا منکر اور نبوۃ کا منکر نہ سمجھا جائے، تو کیوں؟

جو ایمان ہے اسے کفر بتانے والا مسلمان ہے، جو کفر ہے اسے ایمان بتانے والا مسلمان ہے؟ اگر نہیں تو کیا ہے؟ **خبردار!**

ذلک من انباء الغیب نوحیه الیک ط لتکون اٰیۃلک ایها الطالب الصادق للحق ط فاٰمن برسول الله۔ذٰلک اطهر وازکیٰ لقلبک یا عبد الله الرحمان۔ (النبراس)

ترجمہ: وہ غیب کی پوشدہ خبریں ہیں جو تجھے وحی کرتے ہیں تا کہ ہو تیرے لیے ہدایت کا نشان اے حق کے سچے طلب گار۔ تو ایمان لے آ اللہ کے رسول پر۔ وہ تیرے دل کے لیے زیادہ پاک اور ستھرا ہے اے اللہ رحمان کے بندے۔ (النبراس)

الخلاصہ

۱۔ النبی الامی ﷺ الہامی طور پر غیب نہ صرف جانتے ہیں بلکہ دوسروں کو بتاتے بھی رہتے ہیں۔

۲۔ الامی جس نے محنت کے ذریعہ کسی سے تحصیل علم نہ کی ہو اور نہ ہی کتابوں

کا مطالعہ کیا ہو۔ اہل عرب سے ہو، یہود یعنی بنو اسرائیل سے نہ ہو بلکہ قریش یعنی بنو اسماعیل سے ہو۔

۳۔ امی کی اصطلاح اہل کتاب کے مقابل استعمال ہوتی ہے۔

۴۔ النبی الامی آپ ﷺ کا ایسا تشخص ہے جو کتب سابقہ میں مذکور ہوا۔

۵۔ یہ تمام واقعات بطریق متواتر (حکمی) ثابت کرر ہیں کہ النبی الامی کی غیب دانی لوگوں کے ایمان لانے کا سبب بنی۔

۶۔ آپ ﷺ کا اخبار عن الغیب صرف مسائل شریعہ تک محدود نہ تھا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں، جو چاہیں جتنا چاہیں عطا فرماتے ہیں۔ یہ سب عقائد ایمانیہ اسلامیہ ہیں۔

اے اللہ۔ مالک یوم الدین۔ اس مبارک کتابچہ کو شرف قبول سے نواز کر اس عاجز وحقیر کو ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما دیں جن کے حق میں : اولئک کان سعیهم مشکورا فرمایا۔ آمین۔

والصلاۃ والسلام علی النبی الامی الامین وعلی آلہ وصحبہ المکرمین المنعمین علیهم واجعلنا منهم یارب العلمین۔

الصواب من الله والخطاء منی ۔من ستر الناس، ستره الله

حاشیہ

FN:1 نبی (ھمزہ سے) کہنا منع ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا، ۔ "لست بنبیٔ اللہ ولکن انا نبیُ اللہ "ترجمہ: میں اللہ کا متروک نہیں بلکہ اللہ کا نبی ہوں۔ (بغیر ھمزہ)۔ کیونکہ (i) یہ کلمہ بغیر ھمزہ زیادہ بلیغ ہے۔ (ii) ھمزہ کے ساتھ ہو تو ایک معنی "دور کرنا" بھی ہے۔

FN:2 المنجد عربی لغات کی مشہور کتاب ہے۔ اسکا اردو میں ترجمہ (ر) جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب کے بھائی محمد رضی عثمانی نے کرا کے اپنے مطبع دارالاشاعت سے چھاپا اور اس پر ان کے والد محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کا ابتدائیہ لکھا ہوا ہے۔ اسکے مترجمین فضلاء دیوبند وندوۃ ہیں۔

FN:3 قرآن میں ۔ ۔ بعث فی الا میین رسولا منھم ۔ ۔ آیا ہے جس کا تقاضا ہے کہ وہ رسول بھی امی ہو جو امیوں میں سے آیا۔ اگر المنجد کے مطابق "ان پڑھ" لیا جائے تو وہ جاہل ہو گا جو مذموم ہے اور اگر "بے پڑھا" لیا جائے تو بے علم ہی سمجھا جائے گا جو کہ خلاف واقع ہے۔ جبکہ نہ تو اہل عرب بے علم تھے اور نہ ہی النبی الامیﷺ۔ لہذا یہ ترجمہ درست نہ ہوا۔

درحقیقت درست وہی ہے جو آگے آرہا ہے۔ یعنی "بنواسماعیل سے" جو اس زمانہ میں قریش کہلاتے تھے اور اہل عرب سے تھے۔ نیز یہ اگر الامی کا ترجمہ بے پڑھا کیا جائے تو آپ ﷺ کا تشخص باقی نہ رہے گا۔

FN:4 یعنی اہل عرب امیون کہلاتے ہیں تو گویا کہ اہل عرب کا نام امیون ہے۔

FN5 یعنی منسوب بہ ام ہونے کا جو بعض علماء نے قول کیا ہے یہ اس کا مجازی اطلاق ہے۔

FN:6 یعنی کلمہ امی بالمقابل آیا ہے اہل الکتاب کے۔

FN:7 آپ ﷺ کی ولادت کے بعد اہل کتاب کے ایک عالم کتب سماویہ نے مکہ مکرمہ آکر آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے اور مہر نبوت کہ چومنے کے بعد تاسف کرتے ہوئے کہا تھا: " آج نبوت بنواسرائیل سے نکل کر قریش میں آگئی۔ (مدارج النبوۃ)

FN:8 مستشرکین وہ لوگ کہلاتے ہیں جو غیر مسلم ہوتے ہیں اور اسلام پر کچھ نہ کچھ لکھتے ہیں۔

FN:9 بنواسماعیل جو بالآخر قریش کہلائے، آسمانی کتاب کے حامل نہ تھے۔ یہ لوگ اپنے حافظہ پر نازاں تھے اور انکے ہاں علی العموم واقعات، اشعار و

مقالات لکھے نہ جاتے تھے۔ چناچہ لوگ جانتے تھے کہ محمد رسول اللہﷺ نے نہ کتابیں پڑھیں اور نہ ہی علم وحکمت کسی سے حاصل کی۔ آپکا قرآن جیسا کلام پیش کرنا اور حیران کن پیشین گوئیاں کرنا آپ کے علم لدنی وعطاء الہی کے سواء کیا ہوسکتا تھا۔ ایسا شخص نبی ہی ہوسکتا ہے۔۔ یہود کے ہاں تورات میں اگر چہ یہ تمام اوصاف حمیدہ درج تھے پھر بھی وہ خود کوفریب دیتے ہوئے النبی الامی کی آمد اہل کتاب یعنی یہود سے چاہتے تھے کیونکہ الضالین میں سے المغضوب علیہم تھے۔

[ترجمہ: گمراہوں میں وہ لوگ جن پر غضب الہی ہوا (ذکر خاص بعد ذکر عام)]

FN:10 یہود بنواسرائیل ہیں اور حضورﷺ قریش یعنی بنواسماعیل سے۔ لہذا امی بنواسماعیل کو اور اہل کتاب بنواسرائیل کو کہا گیا۔

FN:11 پتہ چلا کہ امام رازی نے اس عبارت میں معجزہ کی نسبت فعلیہ کو رسول پاک کی جانب رکھا ہے تو معجزہ فعل رسول اللہﷺ ہوا۔

FN:12 بضعۃ کا کلمہ تین سے نو تک کیلئے آتا ہے (المنجد) جسے اردو میں چند کہتے ہیں۔ اس سے یہ نہیں کہا جایگا کہ آپﷺ کو کل تعداد کا علم نہ تھا کیونکہ

یہی کلمہ اسی مفہوم میں اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے کلام میں استعمال فرمایا ہے۔ چناچہ سورۃ الروم:2۔۔سیغلبون فی بضع سنین (عنقریب چند ہی سالوں میں وہ غالب آجائیں گے۔۔) اور سورۃ یوسف:۔۔فلبث فی السجن بضع سنین {تو رہے (حضرت یوسف ؑ) قید خانہ میں چند سال} یہاں بضع کے سبب اللہ سبحانہٗ کیلئے عدم علم کا قول نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ آپ ﷺ نے تیں جان لیئے اور تین سے نو تک کا بھی علم ہوا تو کیا یہ علم غیب نہیں؟ کہ بضع کے سبب عدم علم کا قول کیا جائے۔ بضع کا متعین عدد آپ کے علم میں تھا جیسا کہ عنقریب بحوالہ تفسیر کبیر آرہا ہے۔

FN:13 اس سے پتہ چلا کہ وہ بضعۃ جو بخاری کی حدیث میں مذکور ہے حضور ﷺ کے علم پر دلیل ہے۔

FN:14 یہ مکہ سے دور رہنے والے ایک نہایت مال دار نوجوان تھے جنکا نام عبدالعزٰی تھا جسے بدل کر نبی پاک نے عبداللہ رکھا اور لقب ذوالبجادین یعنی چادر دو ٹکڑے کر کے اوڑھنے والا۔

FN:15 معلوم ہوا کہ ماتدری نفس ماذاتکسب غدا، وماتدری نفس بای ارض تموت سے آپ مستثنٰی ہیں۔

(ترجمہ: کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کس جگہ

مرے گا۔)

FN:16 ما ادری ما یفعل بی ولا بکم (ترجمہ: مجھے نہیں سمجھ کیا ہوگا میرے ساتھ اور کیا ہوگا تمھارے ساتھ) کا مفہوم درست کرنے کا اس سے بہتر اور کیا موقع ہوگا؟ وہ آیات قرآنیہ جن کے مضمون کو لے کر باور کرایا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غیب سے آگاہی کا اعتقاد شرک ہے، اُن آیات کے اس مفہوم کو اور ان نا قابل تردید احادیث کو ملایا جائے (کیونکہ یہ احادیث متواتر حکمی ہیں ان معنیٰ میں کہ آپ ﷺ کو علم غیب حاصل ہے) تو ہر دو میں سے ایک کا انکار ضروری ہو جائے گا۔ (i) اگر کوئی کہے کہ آپ کو غیب سے آگاہی نہ تھی تو احادیث متواترہ کا انکار، اور اگر کہے کہ آپ کو غیب سے آگاہی تھی تو قرآن کا انکار۔ جس ایک کا بھی انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔ (ii) نبوت محمدیہ کی براہین کے انکار سے بھی وہ کافر ہوگا۔ تو اب کیا کیا جائے؟ عجب حیرت کا عالم ہوگا: نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

ان کو ان نا قابل تردید احادیث کو ملایا جائے تو (i) ایک کا انکار اس صورت میں کرنا ضروری ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب سے آگاہی نہ تھی۔ (ii) جس ایک کا کوئی انکار کرے تو قرآن کے انکار سے وہ کافر ہوگا، اور نبی ﷺ کی

نبوت کی برھان کے انکار سے بھی وہ کافر ہوگا۔تو اب کیا کیا جائے؟ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

لہذا یہ ماننا ضروری ہوگا کہ جن آیات مثلا ما ادری ۔۔وغیرہ کا جومفہوم لوگوں کو بتایا جارہا ہے وہ صحیح نہیں۔

توپھر صحیح کیا ہے؟

وہ یہ ہے کہ اللہ پاک کی صفت عالم الغیب ہونا ہے۔اور اللہ جل وعلیٰ کافضل علم عطا فرماتا ہے۔اس کے بغیر کسی کا اس نعمت سے بہرہ مند ہونا محال ہے۔اور یہ فضل ہمارے آقا ﷺ پر ہوا۔آپ کے حق میں ارشاد باری عزاسمہ ہے:وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

ترجمہ:اور علم دیا تجھے ہر اُس چیز کا جس کا تجھے علم نہ تھا اور ہے تجھ پر اللہ کا عظیم فضل۔

FN:17 اگر خرق عادت نبی سے ہوتو معجزہ،ولی سے ہوتو کرامت کہلاتا ہے۔

FN:18 قاضی سلیمان منصور پوری اپنے ہم عقیدہ لوگوں میں بڑے معتبر ہیں۔ انہوں نے متعدد قوموں کے کیلنڈر مرتب کرکے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ولادت النبی ﷺ ۹ ربیع الاول کو ہوئی تھی پیر کے دن، نہ کہ ۱۲ بارہ ربیع

الاول کو۔ اس وجہ سے لوگ ۱۲ ربیع الاول کو ولادت مبارکہ سے انکاری ہیں اب یہی قاضی صاحب علم غیب النبی الامی کے مقر ہیں تو ان کے پیروکار اس بارہ میں انکی اتباع کیوں نہیں کرتے؟

FN:19 اس سے معلوم ہوا کہ (i) حضرت عدی کی طویل عمری (ii) آپکا ان امور کا وقوع اپنے حین حیات میں دیکھنا (iii) اور عدی کے دل کا ارادہ سب کچھ الا نبی الامی کے علم میں تھا۔

FN:20 اتنی ضخیم کتاب تحریر کرنے کے باوجود صلوۃ علی النبی کے موقع پر یہ سستی کہ یا تو صلعم پر گزراہ کرتے ہیں یا صرف ؐ لکھ دیا کرتے ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے؟ تقاضہ ایمانی تو یہ ہے کہ جس ذات کریم نے ہمیں خدا شناس بنا کر ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا، اسکی شکرگزاری ہر ممکن حد تک کریں نہ کہ صلعم جیسی بدعت قبیحہ پر گزارہ کرکے "بدل الذین ظلمواقولا غیر الذی قیل لھم" (القرآن) کا مصداق بنیں۔

FN:21 دیکھ لیں کے علم غیب نبی نہ ماننے والوں کے گھر سے کیا گواہی آئی۔ سچ کہا کہ الفضل ما شھدت بہ الاعداء (فضیلت تو وہ ہوتی ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں)۔

FN:22 نبی اکرم ﷺ بااختیار نبی ہیں معجزہ آپ اپنے ارادے سے ظاہر

فرماتے تھے۔اس پر دلیل وہ معجزات ہیں جو پانی ،لعاب دہن نبی اور آپ کے ہاتھ پھیرنے سے تعلق رکھتے ہیں اور کثیرالوقوع ہیں۔پانی کی کمی کے موقع پر کبھی تو آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا کبھی کلی فرمائی تو برتن میں اور کوئیں میں سے بے حساب پانی حاصل ہوا۔ایسا کرنا آپ کے علم،ارادے اور اختیار کو ثابت کرر ہا ہے۔

علم الغیب حاصل ہونا نبی پاک کا معجزہ ہے آپ کے سچے نبی ہونے کی دلیل بدیہی ہے۔۔۔لقد جائت الرسل ﷺ بمعجزات دلت علیٰ صدقہم فوجب تصدیقہم فی جمیع ما أتو ا به۔۔فاذا أتیٰ النبی بشیء من تلک المعجزات الخارقة للعادة علم ان ذالک من عندالله وان الله عز وجل هوا الذی اظهر ذالک المعجزة علی ید نبیه لیکون حجة له علیٰ صدقه فیما یخبر به عن الله عزوجل۔

الامی کی ایک وجہ۔۔۔ثم وصفه بالامی قال ابن عباس هوا نبیکم ﷺ کان امیا لا یکتب ولا یقرء ولا یحسب (کما مرسابقا) وقال اهل التحقیق و کونه ﷺ کان امیا من اکبر معجزاته واعظمها۔خازن ، الاعراف :157

نبی امی:بعض یہود قائل بودند به نبوت آنحضرت ﷺبعرب خصوصاً و آنحضرت را نبی الامیین میخوانند ۔ (اشعه : علامات نفاق فصل اول)

مــــا ادری ...بڑے تعجب کی بات ہے کہ اسلام تو بتاتا ہے جو مسلمان ہو مرے وہ جنت میں جائے گا اور کافر ہو مرے وہ جہنم میں جائے گا یہ سب خود رسول اللہ نے بتایا۔ابتدائی ایام میں فرمایا تھایا معشر القریش قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا اور پھر یہ کہتے ما ادری ما یفعل بی ولا بکم نہ اپنا پتہ نہ دوسرے کا یا للعجب !لوگوں نے نہ تو درایت کا لحاظ رکھا نہ ان اتبع الا ما یوحیٰ الی کا؟

آیت ۔۔ لا یعلم الغیب الا اللہ سے لگتا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی بھی علم غیب نہیں رکھتا اور مندرجہ بالا دلائل ملاحظہ کرنے کے بعد اقرار کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب بھی حاصل تھا۔تو آیا یہ اقرار کیا جائے کہ آپ کو بعض مغیبات کا علم تھا نہ کہ کل علم الغیب کا۔اللہ تعالیٰ کے علم کو کل مانیں تو رسول پاک ﷺ کا اس نسبت سے علم بعض بنے گا اگر موجودات ماسوا اللہ کی نسبت سے دیکھیں تو کل علم غیب بشمول اللہ تعالیٰ کے ذاتی علوم سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اسکا بھی حاصل ہونا ماننا قرآن

پر ایمان لانا ہے۔ جیسا کہ الا من ارتضی من رسول اور ولکن اللہ یجتبی من الرسولہ میں بتایا گیا۔ تو ساتھ ہی فآمنوا باللہ و رسلہ کا حکم بھی دیا۔ اگر لا یعلم الغیب الا اللہ کو عام انداز میں بتا دیا جائے اور عطاء الٰہی کو نہ بتایا جائے تو لوگ کل کی نفی کی وجہ سے بعض کی نفی بھی کر بیٹھیں گے۔ جو کہ ایمان بالقرآن کی نفی کر دے گا اور عطاء الٰہی کی بھی۔ تو اس طرح اس شخص کا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ نستعیذ باللہ منہ

ملنے کا پتہ

1: آفتاب احمد خان، عمر داؤد بک سنٹر لوہا بازار جہانیاں

2: نظام الدین: Cell # 03006456323

3: محمد آصف: Cell: 03008780321

4: احمد برائٹ ہاؤس 1st فلور الرحمان شاپنگ سنٹر صرافہ بازار بہاولپور

5: چشتیہ منزل گھوڑی روڈ ملوک شاہ بہاولپور کینٹ